# نوادراتِ امیرِ شریعت

رحمۃ اللہ علیہ

(اخباری بیانات و پیغامات)

# قضیہ شہید گنج سے متعلق

## مولانا سید امیر شریعت بخاری کا بیان

"ہماری جماعت کی پوزیشن کے متعلق چہ مہ گوئیاں ہو رہی ہیں۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایک محتاط بیان پبلک کے سامنے پیش کر دیا جائے۔ رانا فیروز الدین صاحب ایڈووکیٹ (لائل پور) نے جو مولانا ظفر علی خاں کے قریبی رشتہ دار ہیں اور ہماری جماعت کے معزز رکن ہیں مسجد شہید گنج کے حالات پر روشنی ڈال کر حزم و احتیاط کا مشورہ دیا اور ایک پالیسی تجویز کر لی گئی جب ہمارے کارکن لاہور پہنچے تو انہیں معلوم ہوا کہ مسجد شہید گنج کے تحفظ کے لئے ایک مقتدر جماعت بنالی گئی ہے اور مولانا ظفر علی خاں صاحب مولانا اختر علی خاں صاحب، مولانا سیّد حبیب صاحب، ڈاکٹر محمد عالم صاحب اور ملک لال خاں صاحب کی رہنمائی میں ایجی ٹیشن جاری کرنے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ جب ایک مقتدر جماعت نے ہماری لائل پور واپسی سے پہلے کام کو سنبھالنے کا فیصلہ کر لیا تو مجلس احرار کا من حیثیت الجماعت دخل دینا مسلمانوں میں کشمکش کا باعث ہو جانا اور جائز طور پر اس اعتراض کا موقع پیدا ہو جاتا کہ احرار ایجی ٹیشن میں ٹانگ اڑا دیتے ہیں، اور کسی جماعت کو خواہ وہ کتنی ہی باوقار کیوں نہ ہو کام کرنے کا موقع دینے بنا بریں خاموشی کو بہترین مصلحت سمجھا گیا لیکن ہم اس امر کا ساتھ ہی اعلان کرتے ہیں کہ خاموشی کے معنی مخالفت کے نہ تھے بلکہ مولانا سید محمد داؤد صاحب غزنوی جنرل سیکرٹری مجلس احرار اسلام ہند کے تمام مشوروں میں شامل رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اور انہوں نے دیانت داری سے "انجمن تحفظ مسجد شہید گنج" میں نہایت محنت سے خدمات سرانجام دیں۔ جس دن سے مسجد شہید گنج شہید ہوئی ہم باخبر آدمیوں سے برابر مشورہ کرتے رہے۔ ہم اس بھرے جلسے میں اعلان کرتے ہیں کہ ہم ایسے نازک موقع پر اتحاد بین المسلمین کو ہاتھ سے نہ جانے دیں گے۔"

مجلس احرار نے اپنے کسی قول یا فعل سے مسلمانوں کو نہ پہلے کبھی نقصان پہنچایا ہے نہ کبھی آئندہ پہنچانے کے لئے تیار ہو سکتی ہے

روزنامہ "سیاست" لاہور
۲۶ جولائی ۱۹۳۵ء

# مارچ ۱۹۲۱ء میں جیل سے حضرت امیر شریعت کا مسلمانوں کے نام پیغام

"میں مسلمانان پنجاب تک یہ پیغام پہنچانا چاہتا ہوں کہ ابھی پنجاب کے مسلمانوں میں نماز، روزہ کی پابندی اور شریعت حقہ پر چلنے کی ترویج نہیں ہوئی۔ مسلمانان پنجاب محض نام کے مسلمان ہیں۔ ہمارے صوبہ میں علمائے دین کی کمی نہیں مبلغ بھی مل جائیں گے لیکن ایک بات ہے وہ یہ کہ میدان عمل میں اترنے سے کتراتے ہیں۔ اور یہی مسلمان کے امتحان کا موقع ہے۔ مسلمان کو چاہیئے کہ مذہب کی پابندی کریں اور خدا اور اس کے رسول پاک ﷺ کے احکام کی تعمیل کریں۔ اس معبود حقیقی کے سوائے کسی سے نہ ڈریں آپس میں محبت و پیار بڑھائیں اور پرامن ترک موالات پر عامل ہوں۔ دوسرے ملکوں کے لباس پہننے سے کیا فائدہ؟ غیر ممالک کی اشیاء خریدنے سے کیا حاصل؟ ہندو اور سکھ بھائیوں کا ساتھ دو اور نہایت خاموشی سے نہایت امن سے مذہب اور ملک کی بہبودی کے لئے کوشاں رہو"

(بذریعہ خان شفاعت اللہ خاں رکن پنجاب خلافت کمیٹی)

روزنامہ "زمیندار" یکم اپریل ۱۹۲۱ء